

# شہادتِ حَسَنین

ترجمہ

# سر الشہادتین

تصنیف:

خاتم المحدثین حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۲۹ھ)

ترجمہ

مولانا ریاض احمد صدیقی

ناشر: ادارہ محی الدین برطانیہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

الصلوة والسلام عليك يا رسول الله



عمامة شریف



جسمہ مبارکہ

عصائے مبارکہ



گنبد خضریٰ کا اندرونی منظر



تبرکاتِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم

تہان (گھٹنا) مبارک  
منسوب بہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ



تقدیر مبارک کا نشان

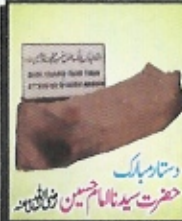


نعلینِ مصطفیٰ

صلی اللہ علیہ وسلم



نقابہ مبارکہ  
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ



دستار مبارک  
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ

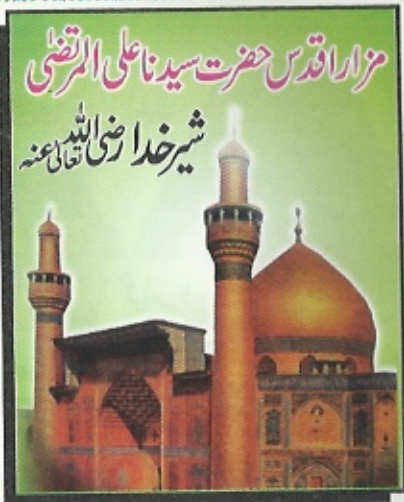
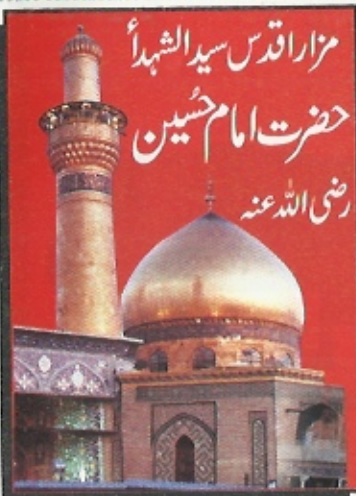


گلاب مبارک  
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ



لحمہ شریف  
حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ





جنت البقیع میں مزار اقدس ① سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ ② سیدنا زین العابدین رضی اللہ عنہ ③ امام محمد باقر رضی اللہ عنہ ④ امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ



شہادت کے بعد سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے سر اور کواں پتھر پر رکھا گیا سینکڑوں سال گزرنے کے باوجود خون مقدس کے نشان تازہ تازہ اب بھی موجود ہیں

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ  
وَلَا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ - (القرآن)  
اور مت کہو راہ خدا کے شہیدوں کو مردہ

# شہادتِ حسنین

ترجمہ

## سِرُّ الشہادتین

تصنیف:

خاتم المحدثین حضرت مولانا

شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۲۹۴ھ)

ترجمہ: مولانا ریاض احمد صدیقی

خطیب مرکزی جامع مسجد نیوہیم ہائی سٹریٹ نارتھ برطانیہ۔

266-268 HIGH STREET NORTH E12 LONDON UK



# جملہ حقوق محفوظ ہیں

نام کتاب	..... شہادتِ حسنین ترجمہ
تصنیف	..... سر الشہادتین عربی
اُردو ترجمہ	..... شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ
تعداد	..... ۱۰۰۰
پروف ریڈنگ	..... محمد احمد صدیق ازہری
بار اول دوم	..... ناشر: مکتبہ حامد یہ گنج بخش روڈ لاہور
بار سوم	..... محرم ۱۴۳۱ھ / جنوری ۲۰۱۰ء
باہتمام	..... محمد احمد صدیق حامد فاروق
کمپوزنگ	..... محمد نوید رضوی، رضوی کمپوزنگ سنٹر
ناشر:	ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان۔
	..... ادارہ محی الدین، برطانیہ

ملنے کا پتہ:

مرکزی جامع مسجد نیوہیم ہائی سٹریٹ نارتھ برطانیہ۔

266-268 HIGH STREET NORTH E12 LONDON UK

ادارہ رضائے مصطفیٰ چوک دارالسلام گوجرانوالہ پاکستان 055-4217986-0554005055

## فہرست

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	پیش لفظ	3
2	سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	4
3	حضرت سیدنا امام حسن کی ولادت	4
4	جنتی نام	5
5	کنیت و القاب	5
6	فضائل و مناقب	5
7	سید لقب	6
8	حسین منظر	6
9	گلشن رسالت کے دو پھول	7
10	شبیر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	7
11	حسین، آغوش شاہِ ثقلین میں	8
12	والا شان سواری اور سوار	8
13	شرافت و سادات	9



10	ہو بہ ہو ہمشکل نبی	14
10	عجیب سجدہ	15
11	سیرتِ امامِ حسن	16
11	آپ کا جود و کرم	17
12	آپ کی بردباری	18
13	دشمن کا اعتراف	19
13	حکومت و خلافت سے دست برداری	20
14	خوفِ آخرت	21
14	اہلِ کوفہ کے بارے پیشین گوئی	22
15	آپ کی شہادت	23
15	تاریخِ شہادت	24
16	مدفنِ پاک	25
17	حضرت سیدنا امام حسین شہیدِ کربلا	26
17	آپ کی ولادتِ مبارکہ	27
18	نامِ نامی القابِ گرامی	28

18	جگر گوشہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم	29
19	مناقب امام حسین احادیث مبارکہ کی روشنی میں	30
20	چادر مصطفیٰ میں	31
20	مصطفیٰ اور اہل کسا	32
21	حسین کی خاطر	33
21	حُسَینؑ قِنِی	34
22	سیرت امام الشہداء	35
23	شہادت کی خبر	36
24	داستانِ حرم کی ابتداء و انتہا	37
27	شہداءِ اہل بیت	38
29	شہداءِ کربلا کی تجہیز و تکفین	39
29	مدفن امام حسین اور مدفنِ سرِ اقدس	40
32	حالاتِ مصنف ۱۱۵۹ھ..... ۱۲۲۹ھ	41
39	آغازِ کتاب سرُّ الشہادتین	42
41	حکمتِ الہیہ	43



42	اقسامِ شہادت	44
42	شہادتِ برّی	45
43	شہادتِ جہری	46
43	شہادتِ امام حسین کی شہرتِ عام	47
45	اشاراتِ اُمّہ کی تشریح	48
45	حضراتِ حسین کو ابنِ رسول کہنے کی وجوہات	49
47	روایتِ مذکورہ کی دیگر اسناد	50
47	ان اسماء کا تلفظ	51
47	آئینہ جمالِ مصطفوی	52
49	حُبِّ حسین	53
49	شکل و صورت میں مشابہت	54
50	اُلْفَتِ حسین کا صلہ	55
51	سیرتِ امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	56
51	تاریخ وصال و شہادت	57
52	امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت	58

54	امام حسن نے قاتل کا نام نہیں بتایا	59
55	حضرت امام حسن کی عمر شریف	60
56	خونی طوفان کا آغاز	61
56	امام الشہداء کی مدینہ منورہ سے روانگی	62
57	کوفیوں کے خطوط	63
57	حضرت امام مسلم کی کوفہ آمد	64
58	حضرت نعمان کی معزولی	65
58	ابن زیاد کا تقرر	66
59	ابن زیاد کی سازش	67
59	کوفیوں کی بیوفائی	68
61	حضرت امام مسلم کی شہادت	69
61	حضرت امام عالی مقام کا عزم کوفہ	70
61	دوستوں کی بے قراری اور مشورے	71
62	اندوہناک خبر	72
63	حُر کی مزاحمت	73



63	حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا جواب	74
64	دشتِ کربلا میں نزولِ اجلال	75
65	ابنِ زیاد کا خط	76
65	بد نصیب سپہ سالار	77
66	اہل بیت کا پانی بند کر دیا	78
66	حق و باطل کا خونچکاں معرکہ	79
67	حُرّ بارگاہِ حسینی میں	80
67	حُرّ کی فداکاری	81
68	تنہا است امام در صفِ اعداء	82
69	شہیدِ گلگونِ قباء	83
69	دوسری روایت	84
70	ستمِ بالائے ستم	85
71	شہدائے اہل بیت	86
72	بوقتِ شہادت حضرت امام حسین کی عمر شریف	87
72	سرِ امام نیزے کی نوک پر	88

73	آپ کی شہادت کے متعلق احادیث و روایات	89
74	دوسری حدیث مبارکہ	90
75	تیسری حدیث مبارکہ	91
76	چوتھی حدیث مبارکہ	92
77	پانچویں حدیث مبارکہ	93
78	چھٹی حدیث مبارکہ	94
79	ساتویں حدیث مبارکہ	95
80	آٹھویں حدیث مبارکہ	96
81	نویں حدیث مبارکہ	97
82	دسویں حدیث مبارکہ	98
83	گیارہویں حدیث مبارکہ	99
84	بارہویں حدیث مبارکہ	100
85	تیرہویں حدیث مبارکہ	101
86	چودھویں حدیث مبارکہ	102
86	پندرہویں حدیث مبارکہ	103



87	سولہویں حدیث مبارکہ	104
88	سترھویں حدیث مبارکہ	105
89	شہادت امام (رضی اللہ عنہ) کا اثر دل مصطفیٰ (ﷺ) پر	106
90	حضرت اُمّ سلمہ کا بیان و روایت	107
90	لہو کی فراوانی	108
91	کائنات تاریک ہوگئی	109
91	گوشت زہر آلود ہو گیا	110
92	آسمان رویا	111
92	قاتلین امام حسین کا عبرتناک انجام	112
93	شہادت امام پر جنوں کی آہ و زاری	113
94	زندہ جاوید حسین رضی اللہ عنہ	114
96	عجیب واقعہ	115
97	قاتلان اہل بیت کا عبرتناک انجام	116
99	یزید ابن معاویہ کا انجام	117
101	ابن زیاد کا انجام	118

103	عمر و ابن سعد کا انجام	119
105	شمر کا انجام	120
106	خولی کا انجام	121
107	دیگر اشیاء کا انجام	122
111	شہادتِ عظمیٰ ہے منہائے نظر	123
111	سیدہ زینب کا استغاثہ	124
112	اَدْرِ كُنِي يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ	125
113	ماہِ محرم اور عشرہ محرم	126
113	قرآن حکیم میں ارشادِ ربانی	127
116	یومِ عاشورا کی برکات	128
117	ایصالِ ثواب	129
119	یومِ عاشورہ	130
119	وضاحت	131
120	سال بھر کے گناہوں کی بخشش	132
122	قرآن میں مصیبت پر صبر کرنے والوں کی تعریف	133

123	ما تم اور بین کی حرمت، احادیث مصطفیٰ ﷺ سے	134
124	ما تم کرنے والوں سے نبی پاک ﷺ کی بیزاری	135
124	عذابِ آخرت	136
125	رسولِ خدا کی لعنت	137
125	تین دن سے زیادہ سوگ حرام ہے	138
126	وضاحت	139
126	سوگ کا معنی	140
127	حرمت، ما تم آئمہ اہل بیت کے ارشادات سے	141
127	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت زہرا رضی اللہ عنہا کو وصیت	142
128	سوگ صرف تین دن ہے	143
128	کالا لباس	144
129	ضروری وضاحت	145
129	حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا تعارف	146
130	حضرت امام حسین کی حضرت زینب کو تلقین صبر	147
133	بیزید اپنے کردار کے آئینے میں	148
138	پنچتن پہ لاکھوں سلام	149



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نحمدہ و نصلی و نسلم علی رسولہ الرؤف الرحیم

## پیش لفظ

حضرت شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی علیہ الرحمۃ (متوفی ۱۲۲۹ھ) کی شہرہ آفاق کتاب ”سرّ الشہادتین“ دراصل حضرات حسنین کے صحیفہ حیات کے صرف آخری باب شہادت پر لکھی گئی ہے۔ جس میں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما کی شہادت کے اسرار و رموز اور اس کے ظاہری و باطنی فلسفہ و حکمت پر بڑی محققانہ اور محدثانہ انداز سے گفتگو کی گئی ہے اور ان کی کتاب زندگی کے بقیہ ابواب پر تفصیلاً بحث نہیں کی گئی۔ آئندہ صفحات پر بندہ تبرکاً نہایت ہی اختصار کے ساتھ حضرات حسنین کریمین کا ذکر جمیل ہدیہ قارئین کرتا ہے۔

کتاب کے آخر میں اہلسنت کے مایہ ناز محقق حضرت علامہ ارشد القادری رحمۃ اللہ علیہ کا ایک مضمون ”قاتلانِ اہل بیت کا عبرتناک انجام“ اور راقم الحروف کے مضمون بھی شامل کتاب ہیں۔ رب کریم شرف قبول سے نوازے اور اس ”پر خطا“ کا وسیلہ نجات بنائے۔ آمین

بجاء طہ و یسین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم

ریاض احمد صدیقی غفرلہ ولوالدیہ

## سیدنا حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کیا بات رضاؑ اس چہنتان کرم کی  
زہرا ہیں کلی جس میں حسین اور حسن پھول

پارہ ہائے صحف غنچہائے قدس اہل بیت نبوت پہ لاکھوں سلام  
آبِ تطہیر سے جس میں پودے جے اُس ریاضِ نجابت پہ لاکھوں سلام  
اُن کی بالا شرافت پہ اعلیٰ درود اُن کی والا سیادت پہ لاکھوں سلام  
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ..... امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی  
اللہ تعالیٰ عنہ کے فرزند اکبر..... مخدومہ کائنات سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ  
عنہا کے نورِ نظر اور امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کے لختِ جگر اور سبط  
النور ہیں۔ یعنی نواسہ پیغمبر ہیں۔

### حضرت امام حسن کی ولادت:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ولادت ۱۵ رمضان المبارک ۳ھ  
میں ہوئی۔ آپ کا اسم گرامی نام نامی حسن (ہَتمِر) خود رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم  
نے رکھا۔ آپ کی پیدائش کے ساتویں روز آپ کا عقیقہ کیا گیا۔ آپ کے سر  
مبارک کے بال اُتارے گئے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ میرے  
بیٹے حسن کے سر کے اُترے ہوئے بالوں کے ہم وزن چاندی صدقہ میں غربا و  
مساکین کو دی جائے۔

## جنتی نام:

حسن اور حسین دونوں ایسے نام ہیں جو عہد جاہلیت میں کبھی نہیں رکھے گئے اور نہ زمانہ جاہلیت میں کوئی ایسا فرد ملتا ہے جو ان ناموں کے ساتھ موسوم ہو۔ علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب تاریخ الخلفاء میں بحوالہ ابن سعد، عمران بن سلیمان کی روایت سے لکھا ہے کہ

حسن اور حسین دونوں اہل جنت کے نام ہیں۔ یہ نام قبل ازیں کسی کے نہیں رکھے گئے۔ اللہ تعالیٰ نے حسن اور حسین نام لوگوں کی سوچ اور فکر سے پوشیدہ رکھے۔ (تاریخ الخلفاء)

## کنیت و ألقاب:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابو محمد اور سبط رسول اللہ ریحان رسول اللہ ألقاب ہیں۔ تقی و سید اور آخر الخلفاء بھی آپ کو کہا جاتا ہے۔ آئمہ اہل بیت میں آپ امام دوم ہیں اور اہل کساء میں امام حسن پانچویں شخصیت ہیں۔ مزید برآں راکب دوش مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کا ”عظیم اعزاز“ بھی آپ کو حاصل ہے۔

## فضائل و مناقب:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے اور حضرت امام حسن کے بارے دریافت فرمایا کہ



چھوٹا بچہ کہاں ہے؟ میرا بیٹا یہاں ہے؟ اتنے میں جناب حسن دوڑتے ہوئے آ گئے۔ آپ نے بڑے پیار سے اُن کو اٹھا کر گلے لگا لیا اور وہ بھی آپ کے ساتھ لپٹ گئے۔ پھر حضور پُر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا مانگی:

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُ۔

الہی! میں حسن سے محبت کرتا ہوں تو بھی میرے اس بیٹے حسن سے محبت فرما اور جو حسن سے محبت کرے اس سے بھی محبت فرما۔ (بخاری و مسلم)

سید لقب:

حضرت ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما تھے اور حضرت امام حسن بھی آپ کے پہلو میں بیٹھے تھے اور کبھی آپ حاضرین صحابہ کرام کو ملاحظہ فرماتے اور کبھی آپ امام حسن کی طرف محبت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہوئے فرماتے ”میرا یہ بیٹا سید ہے اللہ تعالیٰ میرے اس بیٹے کے ذریعہ سے مسلمانوں کی دو بڑی عظیم جماعتوں میں صلح کرائے گا۔“

(رواہ البخاری)

حسین منظر:

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے ایک دن بڑا حسین منظر دیکھا کہ جناب حسن ابن علی رسول مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دوش مبارک پر بیٹھے تھے اور آپ یہ دعا مانگ رہے تھے:

”الہی! میں حسن سے محبت کرتا ہوں تو بھی اس سے محبت فرما۔“  
(بخاری و مسلم)

گلشن رسالت کے دو پھول:

حضورِ نور صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

هُمَا رِيحَانِي مِنَ الدُّنْيَا۔

”حسن اور حسین دونوں میرے دنیا کے دو پھول ہیں۔“  
(رواہ البخاری)

شبیبہ مصطفیٰ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت امام حسن ابن علی  
سب سے زیادہ شکل و شبابت میں حضورِ نور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مشابہت  
رکھتے تھے اور حضرت امام حسین بھی حضورِ اقدس کے ہم شکل تھے۔ (رواہ البخاری)  
جوانانِ خلد کے سردار:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں حضورِ سید کائنات  
صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

حسن اور حسین دونوں جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔ (رواہ الترمذی)  
اور یہ دونوں میرے دنیا میں دو پھول ہیں۔ (رواہ الترمذی)

## حسین، آغوشِ شاہِ ثقلین میں:

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک رات حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے کسی کام کیلئے حاضر ہوا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ مبارک سے باہر تشریف لائے۔ آپ نے اپنی آغوشِ مبارک میں چادر کے اندر کچھ اٹھایا ہوا تھا جب میں اپنی ضروری گزارش سے فارغ ہوا تو عرض گزار ہوا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ نے یہ گود میں کیا اٹھایا ہوا ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر مبارک ہٹائی۔ دیکھا تو جناب حسن اور حسین آپ کی گود میں جلوہ فرما تھے۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا:

”یہ دونوں میرے بیٹے اور میری بیٹی کے بیٹے ہیں۔“  
پھر آپ نے دعا مانگی:

”اللہ! میں ان دونوں سے محبت رکھتا ہوں تو بھی ان سے محبت فرما۔ اور اس شخص سے بھی محبت فرما جو ان سے محبت رکھتا ہے۔“ (رواہ الترمذی)

والاشان سواری اور سوار:

سیدنا حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما روایت فرماتے ہیں کہ ایک روز حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے نواسے حضرت حسن کو اپنے نورانی کندھے پر اٹھایا اور بٹھایا ہوا تھا۔ ایک آدمی نے یہ منظر دیکھ کر عرض کیا صاحبزادے حسن! بڑی عالی شان سواری پر سوار ہو تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد



فرمایا ”سوار بھی تو بڑی شان والا ہے“۔ (رواہ الترمذی)

### شرافتِ سادات:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ ایک بار اپنی والدہ ماجدہ کی اجازت سے مغرب کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں صرف اس غرض کیلئے حاضر ہوئے کہ حضور شفیع المذنبین صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنی اور اپنی والدہ ماجدہ کی بخشش و مغفرت کیلئے دعا کرائیں گے۔ حضرت حذیفہ فرماتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں مسجد نبوی میں حاضر ہوا اور آپ کے پیچھے مغرب کی نماز ادا کی، پھر عشاء کی نماز بھی ادا کی (مگر اپنا مدعا عرض کرنے کا موقع نہ ملا)۔ نماز عشاء کے بعد جب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے کاشانہ اقدس کو جانے لگے تو میں بھی اپنا مدعا پیش کرنے کیلئے آپ کے پیچھے چل پڑا، حضور پر نور صلی اللہ علیہ وسلم نے میری آہٹ اور آواز سنی تو فرمایا یہ کون ہے؟ کیا حذیفہ ہے؟ میں نے عرض کیا، جی ہاں میں حذیفہ ہوں۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے خود ہی میرے دل کی تمنا اور مدعا کی حاجت روائی فرماتے ہوئے دریافت فرمایا:

مَا حَاجَتَكَ عَفَرَ اللَّهُ لَكَ وَلَا أَمَّاكَ -

تمہاری کیا حاجت ہے؟ اللہ تعالیٰ تمہاری اور تمہاری ماں کی مغفرت و بخشش فرمائے۔

اس کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ”یہ ایک فرشتہ میرے سامنے

حاضر ہے۔ جو آج رات کے سوا پہلے کبھی زمین پر نہیں اترتا۔ اس نے اپنے رب تعالیٰ سے مجھے سلام کرنے اور مجھے یہ خوشخبری دینے کی اجازت طلب کی تھی کہ

يَا نَفَاطِمَةُ سَيِّدَةُ نِسَاءِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَأَنَّ الْحَسَنَ وَ

الْحُسَيْنَ سَيِّدَا شَبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ ط

فاطمہ اہل جنت کی عورتوں کی سردار ہیں اور حسن و حسین جنتی جوانوں کے

سید و سردار ہیں۔ (ترمذی بحوالہ مشکوٰۃ)

ہو بہ ہو ہم شکل نبی:

حضرت عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ ایک دن نماز عصر پڑھ کر کہیں جا رہے تھے۔ آپ کے ہمراہ حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ راستہ میں آپ نے حضرت حسن کو بچوں کے ساتھ کھیلتے ہوئے دیکھا تو آپ نے آگے بڑھ کر بڑے پیار سے آپ کو اٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھالیا اور عرض کیا:

”حسن! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں، آپ تو ہو بہ ہو ہم شکل نبی ہو“

شبیبہ علی نہیں ہو۔ حضرت علی المرتضیٰ یہ سن کر مسکرا دیئے۔ (رواہ البخاری)

عجیب سجدہ:

حضرت عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ ”حضرت حسن رضی

اللہ عنہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شکل و شباهت میں سب سے زیادہ

مشابہت رکھتے تھے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اُن سے بہت زیادہ محبت اور پیار فرماتے تھے۔ میں نے خود دیکھا ہے کہ رسولِ مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سجدہ میں ہوتے تھے اور حضرت حسنؑ آپ کی گردن پاک یا پشت مبارک پر آکر بیٹھ جاتے تھے اور جب تک وہ خود نہیں اُترتے تھے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو نہیں اتارتے تھے۔ میں نے یہ بھی دیکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام حالت رکوع میں ہیں اور حضرت حسن تشریف لائے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے قدمان مبارک کے اندر سے ہو کر دوسری طرف نکل گئے۔ (تاریخ الخلفاء)

### سیرتِ امام حسن:

حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ (م ۹۱۱ھ) نے اپنی شہرہ آفاق کتاب ”تاریخ الخلفاء“ میں حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کے بے شمار فضائل و مناقب، اخلاق و کردار، توکل و تحمل، جود و کرم، سخاوت و شجاعت، ریاضت و عبادت، ایسے مختلف پہلوؤں پر بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ آپ لکھتے ہیں:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ بڑے ہی بُردبار، حلیم الطبع، عزت و عظمت والے پُر وقار، صاحبِ جاہ و حشم تھے۔ آپ فتنہ و فساد لڑائی جھگڑے اور خونریزی سے بڑی نفرت فرماتے تھے۔

### آپ کا جود و کرم:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ جود و عطا اور سخاوت میں بڑی امتیازی اور



عظیم شان والے تھے، اکثر اوقات ایک ایک آدمی کو ایک ایک لاکھ درہم عطا فرماتے۔ آپ نے دوبار اپنا تمام مال و متاع اللہ کی راہ میں خرچ کر دیا اور تین بار اپنا آدھا، آدھا مال راہ خدا میں دے دیا..... امام جلال الدین سیوطی نے تاریخ الخلفاء میں، آپ کے احوال میں لکھا ہے کہ آپ نے پچیس حج پیادہ ادا کئے۔ حالانکہ بہترین قسم کی سواریاں گھوڑے اور اونٹ وغیرہ آپ کے ساتھ ہوتے تھے لیکن سفر حج میں آپ ان پر سوار نہ ہوتے اور آدیا پیادہ سارا راستہ طے فرماتے۔

آپ کی بُرد باری:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ تحمل و برد باری میں بے بدل تھے۔ آپ اپنے مخالفین کے سب و شتم اور ان کی گستاخیوں کو خود اپنے سامنے اپنے کانوں سے سنا کرتے تھے اور خاموش رہا کرتے تھے۔ حاکم شہر مروان، آپ کا سخت مخالف تھا اور بھرے مجمع میں آپ کو بُرا بھلا کہا کرتا تھا..... ایک بار مروان کے فرستادہ نے آپ کو اور آپ کے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو بڑی دریدہ دُنی کے ساتھ، سب و شتم کیا، مروان کے فرستادہ کی گستاخیوں کو سن کر حضرت امام حسن نے بڑے تحمل سے جواب دیا کہ:

”جاؤ! اپنے آقا سے کہہ دینا کہ تمہاری یہ باتیں مجھے یاد رہیں گی حالانکہ تمہیں یقین تھا کہ میں تمہاری گالیوں کے بدلہ میں تم کو بھی گالیاں دوں گا لیکن میں صبر کرتا ہوں، قیامت کا روز حساب آنے والا ہے اگر تم سچے ہو تو اللہ تعالیٰ

جزائے خیر دے گا اور اگر تم جھوٹے ہو تو اللہ تعالیٰ کا انتقام بڑا سخت ہے۔“

### دشمن کا اعتراف:

حضرت امام ابن عساکر لکھتے ہیں کہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے جنازہ میں مروان نے جب از حد گریہ و زاری کا اظہار کیا تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اس سے کہا کہ اب تو روتا ہے اور آپ کی زندگی میں تو نے ان کے ساتھ کیا کچھ نہیں کیا اور کیا کچھ نہیں کہا؟ یہ سن کر مروان نے پہاڑ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا کہ آپ کو معلوم ہے، میں یہ ایسا اس شخص کے ساتھ کرتا تھا جو اس پہاڑ سے بھی زیادہ حلیم و بردبار تھا۔ (تاریخ الخلفاء)

### حکومت و خلافت سے دست برداری:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اپنے والد محترم حضرت علی المرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کی شہادت کے بعد چھ ماہ تک خلافت و حکومت کے منصب پر فائز رہے۔ اس کے بعد حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ اور آپ کے حامیوں کے درمیان جب میدان جنگ میں آنا سامنا ہوا تو آپ نے چند شرائط کے تحت باہمی صلح کر لی اور حضرت امام حسن نے خلافت حضرت امیر معاویہ کے سپرد کر دی۔ اس طرح مخیر صادق حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ معجزہ ظاہر ہو گیا جو آپ نے فرمایا تھا کہ ”میرا یہ بیٹا حسن سید ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے ذریعہ سے مسلمانوں کی دو

بڑی جماعتوں کے درمیان صلح کرائے گا۔“ (رواہ البخاری)

## خوفِ آخرت:

حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر جب وقتِ آخرِ خوفِ آخرت سے وحشت و گھبراہٹ طاری ہوئی تو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے عرض کیا ”بھائی حسن! اس قدر یہ خوف و گھبراہٹ کیوں کر ہے؟ اس کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ آپ رسول خدا کے پاس جا رہے ہیں جو آپ کے نانا جان ہیں۔ اپنے والد حضرت علی کے پاس جا رہے ہیں! اپنی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ اور حضرت فاطمہؑ اپنے ماموں حضرت قاسم اور طاہر کے پاس جا رہے ہیں اور اپنے چچا حضرت حمزہ اور حضرت جعفر کے پاس جا رہے ہیں۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا ”بھائی حسین! میں ایسی جگہ جا رہا ہوں جہاں اب سے پہلے کبھی نہیں گیا تھا اور میں ایسی مخلوق دیکھ رہا ہوں جسے میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔“

اہلِ کوفہ کے بارے پیشین گوئی:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی وفات کے وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے فرمایا ”بھائی! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد خلافت کے منصب پر حضرت ابو بکر و حضرت عمر فائز ہوئے۔ ان کے بعد مجلس شوریٰ کی طرف سے حضرت عثمان خلیفہ بنائے گئے، ان کی شہادت کے بعد حضرت علیؑ خلیفہ بنے تو پھر تلواریں نکل آئیں اور ہم نے خلافت کو چھوڑ دیا اور اب معلوم ہو رہا ہے کہ بخدا حکومت و خلافت ہمارے خاندان میں نہیں رہے گی اور مجھے یقین



ہے کہ بیوقوف کو فی تمہیں خلیفہ بنائیں گے لیکن پھر وہی تم کو کوفہ سے شہر بدر بھی کریں گے۔

### آپ کی شہادت:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ اُن کی دونوں آنکھوں کے درمیان قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ لکھا ہوا ہے جب آپ نے یہ خواب بیان کیا تو اہل بیت بہت خوش ہوئے لیکن جب حضرت سعید بن مسیب رضی اللہ عنہما نے یہ خواب سنا تو انہوں نے کہا اگر یہ خواب سچا ہے تو آپ کی حیات مبارکہ کے صرف چند روز باقی رہ گئے ہیں چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اس خواب کے دیکھنے کے بعد آپ چند روز بقید حیات رہے اور پھر آپ زہر دے کر شہید کر دیئے گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون

### تاریخ شہادت:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی شہادت زہر خورانی سے ۵ ربیع الاول ۵۰ ہجری کو ۴۷ برس کی عمر شریف میں ہوئی۔ حضرت امام حسین نے بہت کوشش کی کہ امام حسن زہر دینے والے کی نشاندہی کر دیں لیکن آپ نے نام بتانے کی بجائے یہ فرمایا کہ

”اللہ تعالیٰ سخت انتقام لینے والا ہے کوئی شخص محض میرے گمان کی بناء پر

کیوں قتل ہو۔“ (تاریخ الخلفاء)

## مدفن پاک:

حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے اپنی حیات مبارکہ میں، اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روضہ مبارکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پہلو میں دفن ہونے کی خواہش کی تھی جسے آپ نے منظور فرما کر اجازت دے دی تھی۔ آپ کے انتقال کے بعد حسب وصیت حضرت امام حسین نے دوبارہ اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اجازت چاہی، آپ نے فرمایا اجازت ہے، لیکن مروان حاکم مدینہ منورہ سخت مانع ہوا۔ آخر کار حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے مصالحانہ مشورہ سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کو آپ کی والدہ ماجدہ سیدہ فاطمہ الزہرا رضی اللہ عنہا کے پہلو میں جنت البقیع میں آسودہ لحد کر دیا گیا۔

## سیدنا حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ

غریب و سادہ و رنگین ہے داستانِ حرم  
نہایت اس کی حسین ابتداء ہے اسماعیل

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ آپ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے برادرِ اصغر، حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کے نورِ نظر، سیدہ فاطمہ الزہرہ کے تحتِ جگر، امام الانبیاء، حضرت محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ و الثناء کے سبطِ انور ہیں۔ یعنی نواسہ پیغمبر ہیں۔

صَلَّى اللَّهُ عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ

ولادت:

سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ۵ شعبان ۴ ہجری کو مدینہ منورہ میں ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اطلاع دی گئی، آپ سیدہ فاطمہ الزہرا کے گھر تشریف لائے۔ مولودِ مسعود کو گود میں لیا، کانوں میں اذان و اقامت پڑھی، کھجور چبا کر، گھٹی دی، یعنی کھجور کو دندانِ مبارک سے نرم کر کے، اس کا نرم نرم امیزہ، انگشتِ مبارک کے ذریعہ سے امام حسین کو چٹایا۔ ولادت کے ساتویں روز، بطور عقیقہ کے دو مینڈھوں کو ذبح کر کے قربانی دی گئی اور سرِ مبارک کے بال اترا کر، ان کے، ہموں چاندی صدقہ میں غریبوں کو دی گئی۔



نام نامی، ألقاب گرامی:

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبریل علیہ السلام کی گزارش پر اپنے پیارے نواسے کا نام نامی، اسم گرامی حسین (خَیْزُر) رکھا، آپ کی کنیت مبارکہ ابو عبد اللہ، ألقاب گرامی سبط رسول اللہ، ریحان رسول اللہ ہے۔

برادر اکبر، حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی طرح، آپ کو بھی حضور سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نے

الْحُسَيْنَ وَالْحُسَيْنِ سَيِّدَ أَشْبَابِ أَهْلِ الْجَنَّةِ۔

جنتی جوانوں کا سید و سردار

اور اپنا بیٹا اور فرزندِ دلہند فرمایا۔ اور دنیا میں اپنا شگفتہ و مہکتا

پھول فرمایا۔ (بخاری ترمذی)

جگر گوشہ مصطفیٰ:

حضرت عباس رضی اللہ عنہ (عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم) کی زوجہ پاک، حضرت اُمّ فضل بنت حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہا، ایک دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض گزار ہوئیں۔ یا رسول اللہ! آج رات میں نے نہایت ہی خوفناک خواب دیکھا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: بتاؤ وہ کیسا خواب ہے؟ عرض کرتی ہیں، وہ خواب بہت ہی سخت اور ہیبت ناک ہے جسے بیان کرنے کی ہمت نہیں پڑتی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

آخر بتاؤ تو سہی وہ کیسا خواب ہے؟ حضرت اُمّ فضل عرض کرتی ہیں یا رسول اللہ! میں نے خواب میں یہ ہیبت ناک منظر دیکھا ہے کہ آپ کے جسم پاک کا ایک ٹکڑا کاٹ کر میری گود میں رکھ دیا گیا ہے۔ یہ خواب سن کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ تو بڑا اچھا اور مبارک خواب ہے اس کی تعبیر یہ ہے کہ:

تَلِدُ فَاطِمَةً اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَلٰمًا يَكُوْنُ فِيْ حَجْرِكَ فَوَلَدَتْ  
فَاطِمَةَ الْحُسَيْنِ -

میری بیٹی فاطمہ کے ہاں انشاء اللہ بیٹا پیدا ہوگا جو آپ کی گود میں پرورش پائے گا چنانچہ (اس خواب کے کچھ دنوں بعد) حضرت فاطمہ کے ہاں حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی ولادت ہوئی۔

حضرت اُمّ فضل رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں ”حضرت امام حسین ولادت کے بعد میری ہی گود میں پرورش پاتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جیسے میرے خواب کی تعبیر فرمائی تھی ویسے ہی ہوا“۔ (بیہقی بحوالہ مشکوٰۃ)

مناقب امام حسین احادیث کی روشنی میں:

حضرت سعد بن ابوقاص رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں کہ جب ”آیت مباہلہ“ نَزَّحْنَا بِكُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَابْنَاءُكُمْ آلَ عِمْرَانَ آیت ۶۱) نازل ہوئی تو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؑ حضرت فاطمہؑ اور حضرت حسن و حسین کو بلایا اور ان کو سامنے رکھ کر یہ دعا کی:

اللَّهُمَّ هَؤُلَاءِ أَهْلُ بَيْتِي -

”یا اللہ! یہ بھی میرے اہل بیت ہیں“ (صحیح مسلم)

چادرِ مصطفیٰ میں:

اُم المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا روایت فرماتی ہیں کہ ایک دن صبح کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کالے رنگ کی گرم چادر اوڑھے ہوئے تھے کہ اتنے میں حضرت حسن و حسین اور حضرت فاطمہ و علی تشریف لے آئے آپ نے ان سب کو چادر مبارک میں لے کر ”اس آیت تطہیر“ کی تلاوت فرمائی:

اِنَّا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَ  
يُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا ط

اے نبی کے گھر والو! اللہ تم سے نجاست و آلائش دور کر کے تمہیں اچھی طرح پاک فرمانا چاہتا ہے۔ (صحیح مسلم)

مصطفیٰ اور اہل کسا:

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ روایت فرماتے ہیں رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی و فاطمہ اور حضرت حسن و حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے متعلق ارشاد فرمایا:

میری اس سے لڑائی ہے جو ان سے لڑے اور میری اس سے صلح ہے جو ان سے صلح کرے۔ (ترمذی)



بعض صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کی جو حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے مخاصمت و مشاجرت ہوئی تھی وہ ”عداوت و محاربت“ کی بناء پر نہ تھی بلکہ ”اجتہاد“ کی بناء پر تھی۔ اسی لئے پھر ان کی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے صلح ہو گئی۔ جیسے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے صلح کر لی بلکہ اپنی خلافت و حکومت بھی ان کے حوالہ کر دی۔

### حسین کی خاطر:

حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منبر پاک پر ہمیں خطبہ ارشاد فرما رہے تھے کہ اسی دوران حضرت حسن اور حسین دونوں بھائی سرخ رنگ کی قمیصیں پہنے مسجد نبوی میں آ گئے اور چلتے ہوئے کمسنی کے باعث گرتے اُٹھتے اور لڑکھڑاتے تھے۔ یہ کیفیت دیکھ کر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم خطبہ چھوڑ کر منبر سے اترے اور دونوں کو بڑے پیار سے اٹھا کر اپنے پاس بٹھا لیا، پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا:

”اللہ تعالیٰ کا فرمان عالی برحق ہے کہ ”تمہارے مال اور تمہاری اولاد تو ایک آزمائش ہے“۔ میں نے ان دو بچوں کو دیکھا کہ چلتے ہوئے گرتے ہیں تو صبر نہ کر سکا اور اپنی بات اور خطبہ کو بند کر کے منبر سے نیچے اتر کر ان کو اٹھا لیا۔“

(ترمذی، ابوداؤد، نسائی، مشکوٰۃ)

### حُسَيْنٌ مِّنِّيْ

حضرت یعلیٰ بن مرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول خدا

صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حُسَيْنٌ قِنِي وَأَنَا مِنْ حُسَيْنٍ أَحَبَّ اللَّهُ مَنْ أَحَبَّ  
حُسَيْنًا حُسَيْنٌ سَبَّطٌ مِنَ الْأَسْبَاطِ - (رواہ الترمذی، مشکوٰۃ)  
حسین مجھ سے ہیں اور میں حسین سے ہوں، یعنی ہم دونوں کی محبت  
ایک ہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس شخص سے محبت فرمائے جو حسین سے محبت  
رکھے، حسین میرے نواسہ اور سبط ہیں۔

سیرتِ امام الشہداء:

شہید کربلا، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، سیرت و صورت، گفتار و کردار،  
ریاضت و مجاہدہ، زہد و تقویٰ اور لب و لہجہ میں اپنے نانا جان، پیارے مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم کی صورت و سیرت کا مجسم پیکر تھے۔ آپ نے آغوشِ نبوت میں پرورش  
پائی۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اس سبطِ عالی، نواسہ نورانی کی بڑے  
ہی اہتمام سے، انتہائی خصوصی تربیت فرمائی۔ علم و حکمت اور نبوت و رسالت کے  
ظاہری و باطنی، علوم و معارف سے، مالا مال فرمایا تھا۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حضرت امام حسین سے حضرت امام حسن کی  
طرح بہت ہی محبت تھی۔ انہیں دیکھنے، سیدہ فاطمہ الزہرا کے گھر روزانہ تشریف  
لے جاتے، گود مبارک میں لیتے، سینے سے لگاتے، پیار فرماتے، چومتے، کبھی اپنی  
زبان مبارک انہیں چوساتے، انہیں پھول کی طرح سونگھتے، خطبہ چھوڑ کر، اُن کی

خاطر آپ منبر سے اتر آتے اٹھا کر اپنے پاس منبر پر بٹھاتے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم نماز کے سجدہ میں ہوتے، حسین آپ کی پشتِ انور پر آ بیٹھتے، حضور اُن کیلئے سجدہ کو لمبا فرما دیتے، حسین، شکل و شباہت میں، ہم شکلِ رسول اللہ تھے۔ بخاری شریف میں ہے حضرت حسن، سر سے، سینہ تک اور حضرت حسین سینے سے، تا قدمِ شبیہ مصطفیٰ تھے۔ امام اہلسنت نے اس حقیقت کی بڑی خوبصورت منظر کشی فرمائی ہے۔  
آپ لکھتے ہیں:

معدوم نہ تھا سایہ شاہِ ثقلین  
تمثیل نے اس سایہ کے دو حصے کئے  
اس نور کی جلوہ گاہ تھی ذاتِ حسین  
آدھے سے حسن بنے، آدھے سے حسین

شہادت کی خبر:

حضرت اُم فضل رضی اللہ عنہا، جو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی چچی ہیں۔ حضرت امام حسین کا بچپن، روزِ اوّل سے ہی اپنی والدہ ماجدہ فاطمہ الزہرا کی آغوشِ پاک کے بعد زیادہ عرصہ آپ ہی کی گود مبارک میں گزرتا ہے۔ آپ فرماتی ہیں:  
ایک روز میں ننھے بیٹے حسین کو گود میں اٹھائے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمتِ اقدس میں حاضر ہوئی اور امام حسین کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گود مبارک میں رکھ دیا اور آپ بیٹے حسین سے پیار و محبت کا اظہار فرمانے لگے۔ تھوڑی



دیر کے بعد میں کیا دیکھتی ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی چشمان مبارک آشکار ہیں آنسوؤں کی برسات لگی ہے۔ میں نے عرض کیا حضور! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں یہ کیا ماجرا ہے؟ آپ کیوں آشکار اور غمناک ہیں؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”میرے پاس ابھی ابھی حضرت جبریل علیہ السلام آئے تھے اور انہوں نے مجھے بتایا کہ میری اُمت میرے اس بیٹے کو شہید کر دے گی۔“ میں نے گھبرا کر عرض کیا: حضور! کیا اس پیارے بچے حسین کو اُمت شہید کرے گی؟ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ”ہاں اسی میرے بیٹے حسین کو میرے بعد میری اُمت شہید کر دے گی۔ یہ دیکھو جبریل علیہ السلام نے مجھے اس جگہ یعنی حسین کے متقل کی سرخ رنگ مٹی بھی لا کر دی ہے۔“

(بیہتی بحوالہ مشکوٰۃ شریف)

### داستانِ حرم کی ابتداء و انتہا:

سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو آٹھ برس کی عمر تک اپنے نانا جان امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے سایہ شفقت و رحمت سے مستفیض ہونے کی سعادت ملی، پھر خلفاء راشدین حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان غنی رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے ۲۴ سالہ ادوار خلافت میں آپ مدینہ منورہ میں ہی رہے اور اپنے والد گرامی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی آغوش ولایت میں بابِ مدینۃ العلم سے فیض یاب ہوتے رہے۔

ماہ ذوالحجہ ۳۵ھ میں امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی خلافت کا آغاز ہوا تو حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہما دونوں بھائی مدینہ منورہ سے اپنے والد گرامی حضرت مولیٰ علی مرتضیٰ رضی اللہ عنہ کے دار الخلافہ کوفہ منتقل ہو گئے۔

۲۱ رمضان المبارک ۴۰ھ میں امیر المومنین حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد جب آپ کے بھائی حضرت امام حسن مجتبیٰ جانشین خلافت مرتضوی بنے تو حضرت امام حسین بھی اس عرصہ میں امیر المومنین حضرت امام حسن کے ساتھ آپ کے دست راست اور مشیر خاص کی حیثیت سے کوفہ میں ہی رہے۔

پھر آپ کے برادر اکبر امیر المومنین حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ ”منصب خلافت“ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کو سپرد کرنے کے بعد کوفہ سے مدینہ منورہ تشریف لے آئے تو آپ بھی ان کے ہمراہ مدینہ منتقل ہو گئے اور پھر عرصہ بیس برس رجب ۶۰ ہجری تک اہل مدینہ منورہ نواسہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار اور ان کے ظاہری و باطنی فیوض و برکات سے بہرہ یاب ہوتے رہے۔ یہ بیس سالہ دور حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کا عہد خلافت و امارت تھا جو آپ نے بڑے اطمینان اور سکون قلبی کے ساتھ اپنے نانا پاک کے شہر پاک میں بسر فرمایا۔

لیکن ۲۲ رجب ۶۰ ہجری میں جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے انتقال کے بعد یزید برسر اقتدار ہوا اور مدینہ منورہ میں اس کی بیعت لینے کا سلسلہ چلا تو آپ یزید کی بیعت کو برملا مسترد کر کے شب معراج ۲۷ رجب ۶۰ ہجری کو ”حرم مدینہ منورہ“ سے ”حرم مکہ مکرمہ“ اپنے اہل و عیال سمیت منتقل ہو گئے۔

کتب تواریخ میں آپ کے مکہ شریف، ورود مسعود کی تاریخ ۳/۵ شعبان ۶۰ ہجری ملتی ہے۔

جب کوفیوں کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مکہ معظمہ آنے کی خبر ملی تو انہوں نے آپ کو کوفہ تشریف لانے کی دعوت پر مشتمل خطوط لکھنے شروع کئے جن کی تعداد صد ہا تک مورخین نے لکھی ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے کوفہ کے حالات کی تحقیق و تصدیق کیلئے اپنے چچا زاد بھائی حضرت امام مسلم بن عقیل رضی اللہ عنہ کو کوفہ بھیجا۔ ابتداً بڑی تعداد میں کوفیوں نے حضرت امام مسلم کے ہاتھ پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ اس بناء پر آپ نے امام حسین رضی اللہ عنہ کو اہل کوفہ کی وفاداری پر مبنی خط لکھ دیا۔

مگر کوفہ کے نئے گورنر ابن زیاد نے بصرہ سے آ کر کوفیوں کو ڈرا دھمکا کر، حضرت امام مسلم کی حمایت سے منحرف کر دیا۔ اس طرح آپ کو تنہا کر کے شہید کر دیا۔ ادھر اسی روز، جس دن حضرت امام مسلم کو شہید کیا جاتا ہے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ، حضرت امام مسلم کی طرف سے کوفیوں کی بیعت کر لینے کی اطلاع ملنے پر، مکہ مکرمہ سے کوفہ روانگی فرماتے ہیں اور براستہ تنعیم قادسیہ، حجاز اور قصر بنی مقاتل وغیرہا، سید الشہداء کا یہ عظیم المرتبت قافلہ تسلیم و رضا، طویل مسافت طے کرتے ہوئے ۲ محرم ۶۱ ہجری کو ریگزارِ کرب و بلا پر خیمہ زن ہوتا ہے۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو اثنائے سفر میں ہی کوفیوں کی بے وفائی اور اپنے چچا زاد برادرِ معظم حضرت امام مسلم رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر غم مل گئی



تھی۔ نیز ایک ہزار کوئی یزیدیوں کے فوجی دستہ نے بھی آپ کو اپنے گھیرے اور محاصرہ میں لے لیا تھا۔ ان دگرگوں حالات کے پیش نظر حضرت امام نے واپسی کا ارادہ کیا۔ کربلا میں یزیدی افواج کے سالار ابن سعد کے استفسار پر آپ نے فرمایا: ”تمہارے شہر کے باشندوں نے ہی مجھے بے شمار خطوط لکھے اور بڑے اصرار کے ساتھ مجھے کوفہ بلایا۔ اب اگر میرا آنا پسند نہیں تو مجھے واپس جانے دو۔“

اس طرح حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جنگ سے اجتناب کی حتیٰ الامکان کوششیں فرمائیں، اس تجویز کو ابن سعد نے پسند کرتے ہوئے، ابن زیاد کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی واپسی کی تجویز پر عمل کرنے کی سفارش کی مگر شمر ذی الجوشن کے اُکسانے پر بات مقابلہ تک جا پہنچی۔

بالآخر سات محرم بروز منگل یزیدیوں نے اہل بیت کا پانی بند کر دیا، اور نہر فرات پر پہرہ لگا دیا۔ تین روز کی پانی کی بندش کے بعد چوتھے روز جمعۃ المبارک کو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے ابن زیاد کی بائیس ہزار مسلح یزیدی فوج کے گھیرے میں مردانہ وار لڑتے ہوئے اپنے بہتر جاں نثاروں کے ساتھ جامِ شہادت نوش فرمایا۔ **إِنَّا لِلّٰهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ** ○

ہم سب اللہ ہی کے ہیں اور ہم سب کو اسی کی بارگاہ میں جانا ہے۔

**شہداءِ اہل بیت:**

مشہور مؤرخ ابن خلدون (م ۸۰۸ھ) نے شہدائے اہل بیت کی تعداد سترہ (۱۷) لکھی ہے لیکن دوسری کتب تواریخ میں ۲۲/۲۳ تک آئی ہے، جن کے

اسماء گرامی یہ ہیں:

حضرت عباس، حضرت جعفر، حضرت عبداللہ، حضرت عثمان، حضرت محمد،  
حضرت ابوبکر، فرزندان حضرت علی المرتضیٰ (امام حسین کے سوتیلے بھائی) حضرت علی  
اصغر، حضرت عبداللہ، پسرانِ امام حسین، حضرت ابوبکر، حضرت قاسم، حضرت عبداللہ،  
حضرت عمر، فرزندانِ امام حسن، حضرت عون، حضرت محمد، پسرانِ حضرت عبداللہ بن  
جعفر طیار، حضرت جعفر، حضرت عبدالرحمن، حضرت عبداللہ (حضرت امام مسلم)  
فرزندان حضرت عقیل بن ابوطالب، حضرت عبداللہ بن امام مسلم، حضرت محمد بن  
ابوسعید بن عقیل (رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین)

ابن خلدون نے شہداء کر بلا کے ان سروں کی تعداد ۳۳ لکھی ہے جو ابن  
زیاد کے دربار میں پیش کئے گئے لیکن امام طبری (م ۳۱۰ھ) نے تاریخ طبری میں تمام  
شہداء کر بلا کے بہتر (۷۲) سروں کا ابن زیاد کے دربار کوفہ میں پیش کیا جانا لکھا ہے۔

حضرت امام جلال الدین سیوطی (متوفی ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت امام  
حسین رضی اللہ عنہ کو کر بلا میں شہید کیا گیا، آپ کی شہادت کی داستان بہت ہی طویل  
کر بناک اور دلگداز ہے جس کو لکھنے اور سننے کی دل میں طاقت نہیں۔ حضرت امام حسین  
رضی اللہ عنہ عراق اور کوفہ کے لوگوں کے پیہم تقاضوں اور خطوط کے باعث عراق  
روانہ ہوئے تھے۔ یزید کے حکم پر والی عراق ابن زیاد نے چار ہزار مسلح کو فی لشکر

ساتھ کیا تھا، آپ کو بھی بے یار و مددگار چھوڑ کر چل دیئے۔ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے جنگ اور خونریزی سے بچنے کی بڑی کوشش کی لیکن ابن سعد نے آپ کی کوئی بات بھی نہ مانی اور آپ کو آپ کے ساتھیوں سمیت شہید کر دیا اور آپ کا سر مبارک ایک طشت میں رکھ کر ابن زیاد کے سامنے پیش کیا۔ اس کے بعد حضرت علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں ”ابن زیاد“ یزید اور امام حسین کے قاتل ان تینوں پر اللہ کی لعنت ہو“۔

جب حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ اور ان کے بہتر (۷۲) ساتھی شہید ہو گئے تو ابن سعد نے ان کے سر کاٹ کر ابن زیاد کو بھیج دیئے اور ابن زیاد نے ان تمام شہداء کے سروں کو یزید کے پاس (دمشق) بھیج دیا۔ (تاریخ الخلفاء)

شہداء کو بلا کی تجھیز و تکفین:

معرکہ کر بلا کے بعد جب یزیدی اہل بیت کی محترم خواتین بچوں اور بیماروں کو قیدی بنا کر ابن زیاد کے پاس کوفہ لے گئے تو اس سانحہ کے تیسرے دن وہاں سے قریب ایک بستی غاضریہ کے باشندوں نے آکر شہداء کے سر بریدہ مقدس لاشوں کو وہیں کر بلا میں دفن کیا، جہاں آج سید الشہداء حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے مزار پاک پر نہایت عالی شان گنبد بنا ہے۔

فرمانِ حسین اور مدفنِ سرِ اقدس:









































































































































































































































سوگ صرف تین دن ہے:

فقہ جعفریہ کے بانی، اور اہل بیت کے چھٹے امام حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَجِدَ أَكْثَرَ مِنْ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ إِلَّا الْمَرْأَةَ عَلَى زَوْجِهَا حَتَّى تَنْقُضَ عِدَّتُهَا - (من لایحضرہ الفقیہ ۱۷)

ترجمہ: کسی (مسلمان) کو کسی کی موت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرنا جائز نہیں۔ سوائے عورت کے کہ وہ عدت کے ختم ہونے تک اپنے خاوند کی موت پر سوگ کر سکتی ہے۔

کالا لباس:

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے کالی ٹوپی پہن کر نماز پڑھنے کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

لَا تُصَلِّ فِيهَا، لِأَنَّهَا لِبَاسُ أَهْلِ النَّارِ وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ  
فِيمَا عَلَّمَهُ لَا تَلْبَسُوا السَّوَادَ فَإِنَّهُ لِبَاسُ فِرْعَوْنَ -

(من لایحضرہ الفقیہ ۲۷)

ترجمہ: کالی ٹوپی پہن کر نماز نہ پڑھو کیونکہ یہ دوزخیوں کا لباس ہے اور حضرت امیر المؤمنین نے اپنے دوستوں کو فرمایا کالا لباس مت پہنو کیونکہ یہ فرعون کا لباس ہے۔

## ضروری وضاحت:

اہلسنت و جماعت کے نزدیک کالالباس استعمال کرنا جائز ہے۔ ہاں سوگ اور ماتم کے طور پر پہننا حرام ہے اور شیعوں کے نزدیک تو مذکورہ حوالہ کے مطابق کالالباس پہننا مطلق حرام ہے۔ اللہ تعالیٰ توفیق عمل بخشے۔ آمین

## حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا تعارف:

حضرت امام جعفر صادق، جنہیں شیعہ حضرات فقہ شیعہ اور فقہ جعفریہ کا بانی کہتے ہیں، حضرت امام زین العابدین، بن حضرت امام حسین کے پوتے ہیں۔ اہل بیت اطہار کے مشہور بارہ اماموں میں آپ کی چھٹی شخصیت ہے۔ آپ کی والدہ کا نام حضرت اُم فروہ بنت قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق ہے، یعنی اُم فروہ حضرت ابوبکر صدیق کی پر پوتی ہیں۔ اُم فروہ کی والدہ حضرت اسماء بنت عبد الرحمن بن ابوبکر صدیق ہیں جو حضرت ابوبکر صدیق کی پوتی ہیں۔ خلیفہ اول امیر المومنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ذات اقدس کے ساتھ اسی دوہری نسبت مادری کے باعث کہ آپ کا نانا حضرت ابوبکر صدیق کا پوتا اور نانی بھی آپ کی پوتی ہیں۔ حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ بطور فخر فرمایا کرتے تھے۔ وَلَدَنِي أَبُو بَكْرٍ مَرَّتَيْنِ مجھے حضرت ابوبکر صدیق نے دوبارہ جنم دیا ہے۔

غور کیجئے:

صحابہ کرام اور اہل بیت نبی اور اولاد علی آپس میں کس طرح شیر و شکر

ہیں۔ خصوصاً حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ کا خلیفہ اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ساتھ کتنا گہرا اور کتنا عظیم تعلق ورشتہ ہے۔ شیعہ حضرات نے جو صحابہ کرام اور اہل بیت عظام کے درمیان بغض و عداوت کے واقعات بنائے ہوئے ہیں وہ سب بے بنیاد اور کذب و افتراء ہیں۔

حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ ماہ ربیع الاول ۸۲ھ میں مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے اور ۱۵ رجب ۱۴۸ھ میں وفات پائی۔ آپ کا مزار پاک جنت البقیع میں قبہ اہل بیت میں ہے۔ (شواہد النبوت)

آپ کی تاریخ وصال ۲۲ رجب جو لوگوں میں مشہور ہے وہ غلط ہے۔

**حضرت امام حسین کی حضرت زینب کو تلقین صبر:**

حضرت امام زین العابدین ابن حسین رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں جس رات کی صبح میرے والد بزرگوار نے شہادت پائی، اسی رات کا ذکر ہے میں بیمار تھا، پھوپھی زینب میری تیمارداری میں مصروف تھیں۔ اتنے میں امام حسین رضی اللہ عنہ چند اشعار پڑھتے اندر آئے، جنہیں سن کر میں سمجھ گیا کہ صورتحال کیا رخ اختیار کر گئی ہے اور میری آنکھوں میں آنسو بھر آئے لیکن صبر کیا۔ میری پھوپھی برداشت نہ کر سکیں۔ جزع فزع اور روتے چلاتے ہوئے بیہوش ہو کر گر پڑیں۔ انہیں ہوش میں لایا گیا پھر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو یہ وصیت فرمائی:

يَا أُخْتَا! تَعَزِّي بِعَزَاءِ اللَّهِ فَإِنَّ لِي وَلِكُلِّ مُسْلِمٍ أَسْوَةٌ  
بِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ (تاریخ یعقوبی ۲)

ترجمہ: بہن! اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے مطابق طریقہ تعزیت اختیار کرو۔  
کیونکہ میرے اور ہر مسلمان کیلئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت میں  
بہترین نمونہ ہے۔



## ناظرین کرام:

غور فرمائیے خاندان نبوت کے سامنے ہر وقت اسوۂ محمدی رہتا ہے۔ چاروں طرف سے مصائب و آلام نے آگھیرا ہے۔ راہِ حق میں سب کچھ قربان کرنے کیلئے چشمِ براہ ہیں۔ بہن نے ذرا بے قراری کا مظاہرہ کیا فوراً پکار اُٹھے بہن! اسوۂ نبوی ہمارے لئے اور ہر مسلمان کے لئے قابلِ اتباع نمونہ ہے۔ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی اور ان کے اسوۂ مبارکہ کو اپناؤ، خاندان نبوت کا یہی طریقہ تعزیت ہے کہ ہاتھ اور زبان سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جو ہمارے نانا کی شریعت کے خلاف ہے۔

اہل بیت کی محبت و عقیدت کا دعویٰ کرنے والوں میں آج کوئی ایسا ہے جس کا قول و فعل امام حسین اور اہل بیت نبوت کے اسوۂ حسنہ کے ساتھ ذرا بھر بھی مطابقت رکھتا ہو۔

طوفانِ نوح لانے سے اے چشمِ فائدہ؟

دوا شک بھی بہت ہیں اگر کچھ اثر کریں

## یزید

### اپنے کردار کے آئینے میں

واقعات کربلا اور خاندان نبوت پر ڈھائے جانے والے مصائب اور لرزہ خیز یزیدی مظالم کی تفصیل پڑھ کر ہر شخص کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے کہ ایسا کیوں ہوا؟ حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے اپنا گھرانہ ریگزار کربلا میں کس مقصد کی خاطر قربان کیا؟

ان سوالات کا مختصر جواب تو یہ ہے کہ خاندان نبوت نے کربلا میں یہ مظالم سلطان جابر کے سامنے کلمہ حق کہنے کی پاداش میں سہے۔ لیکن اس کا تفصیلی جواب پانے کیلئے یزید کا حدود اربعہ اور اس کے کردار کا مطالعہ از بس ضروری ہے۔ ذیل میں چند ایک مستند حوالوں سے یزید اور اس کے کردار کا مختصر خاکہ پیش خدمت ہے۔

شہزادہ رسول، حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نزدیک یزید منصب حکومت کے اہل نہیں تھا بلکہ یزید احکام الہی کی واضح خلاف ورزی کرنے والا اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال اور اس کے حلال کو حرام قرار دینے والا شخص تھا، رحمن کی نافرمانی اور شیطان کی فرمانبرداری کرنے والا تھا، جس نے امت مسلمہ میں فساد برپا کر کے حدود الہی کو معطل کر دیا تھا اور اس وقت حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ پر یزید کو اس کی من مانیوں سے روکنے کی ذمہ داری سب سے زیادہ عائد ہوتی تھی۔

یزید اور اس کے کردار کی جابرانہ اور مستبدانہ حکومت کا یہ وہ نقشہ ہے جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے خود بیان فرمایا ہے، جب آپ عازم کوفہ ہوئے تو کوفہ سے دو



منزل ادھر ہی ابن زیاد کے حکم سے شامی جرنیل خُ ایک ہزار مسلح یزیدی فوج لے کر مقابل آیا، جس کے باعث آپ کو کوفہ کی راہ چھوڑ کر عراق کا راستہ اختیار کرنا پڑا۔ میدان کر بلا کا رخ کرتے وقت آپ نے ایک تاریخی خطبہ ارشاد فرمایا، جس میں حضرت امام نے یزیدی کردار کی پوری پوری نشاندہی فرمادی، چنانچہ آپ نے ایک ہزار مسلح کوفیوں کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا: ”اے لوگو! رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

مَنْ رَأَى سُلْطَانًا جَابِرًا مُسْتَحِلًّا لِحَرَمِ اللَّهِ نَاكَثًا لِعَهْدِ اللَّهِ  
مُخَالِفًا لِسُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ يَعْمَلُ فِي عِبَادِ اللَّهِ بِإِلْتِمَاسٍ وَالْعُدْوَانِ فَلَمْ  
يُخَيِّرْ مَا عَلَيْهِ بِفِعْلٍ وَلَا قَوْلٍ كَانَ حَقًّا عَلَى اللَّهِ أَنْ يُدْخِلَهُ مَدْخَلَهُ  
الْأَوْرَانِ هَؤُلَاءِ قَدْ لَزِمُوا طَاعَةَ الشَّيْطَانِ وَتَرَكُوا طَاعَةَ الرَّحْمَنِ  
وَأَظْهَرُوا الْفُسَادَ وَعَطَلُوا الْخُدُودَ وَاسْتَأْتَرُوا بِالْفِتْنِ وَأَحْلَوْا حَرَامَ اللَّهِ  
وَحَرَمُوا حَلَالَهُ وَأَنَا أَحَقُّ مَنْ غَيَّرَ۔ (کامل ابن اثیر ۲ ج)

ترجمہ: ”جو شخص کسی ظالم حاکم کو دیکھے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی چیزوں کو حلال قرار دے رہا ہے اللہ تعالیٰ کے عہد کو توڑ رہا ہے اور رسول خدا کی سنت کی مخالفت کر رہا ہے۔ اللہ کے بندوں پر ظلم و زیادتی کر رہا ہے تو وہ شخص اپنے قول و فعل کے ساتھ اس ظالم حاکم کی ان بد اعمالیوں کو نہ مٹائے تو اللہ تعالیٰ اس کو اس کے ٹھکانے (دوزخ) میں داخل کرے گا۔“

اے کوفہ والو سنو! ان یزیدیوں نے شیطان کی اطاعت اپنا لی ہے اور  
 خدائے رحمن کی اطاعت چھوڑ دی ہے۔ اُمت میں فساد برپا کیا ہے۔  
 اسلامی حدود اور قوانین کو معطل کر دیا ہے۔ یہ مالِ غنیمت اور بیت المال کا  
 روپیہ خود کھا رہے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے حرام کو حلال اور اس کے حلال کو حرام  
 ٹھہرا رہے ہیں۔ اس لئے میں ان کی بد اعمالیوں اور من مانیوں کو مٹانے کا  
 سب سے زیادہ حق دار ہوں۔“

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ جیسا امام اہل بیت جس نے آغوشِ نبوت میں  
 آنکھ کھولی ہو جو اس گھرانے میں پروان چڑھا ہو جس میں قرآن اتر ا ہو جہاں سے رشد و  
 ہدایت کا سرچشمہ پھوٹا ہو یزید ایسے فاسق و فاجر حکمران کے ناپاک ہاتھ میں بیعت کیلئے  
 اپنا ہاتھ کب دے سکتا تھا۔ چنانچہ آپ نے اپنا سر دے دیا مگر یزید کے ہاتھ میں اپنا ہاتھ نہ  
 دیا۔ خواجہ خواجگان حضرت معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ نے کیا خوب فرمایا ہے:

سرداد نہ داد دست در دست یزید

حقا کہ بنائے لا الہ است حسین

اگر خدا خواستہ آپ یزید کے بارے ذرا بھی نرمی سے کام لیتے تو قیامت تک آپ کا یہ  
 طرزِ عمل اُمت کیلئے سند بن جاتا۔ اس لئے حضرت امام عالی مقام نے سر کٹوا دیا لیکن  
 فاسق و فاجر اور ظالم حاکم کے سامنے جھکنا نہیں۔

کرتی ہے پیش اب بھی شہادت حسین کی

آزادی حیات کا یہ سردی اصول

چڑھ جائے کٹ کے سرتیرا نیزے کی نوک پر  
لیکن یزیدیوں کی اطاعت نہ کر قبول  
(ظفر علی خاں)

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے نزدیک اسلامی ریاست کے سربراہ کی شخصیت کن صفات کی حامل ہونی چاہیے۔ خود ان ہی کے الفاظ میں ملاحظہ فرمائیے جب کو فیوں کے خطوط پے در پے آپ کی خدمت میں آنے لگے تو آپ نے ان میں سے ایک خط کے جواب میں حاکم وقت کی جو تعریف لکھی وہ کتب سیر میں محفوظ ہے۔ اس خط کے مندرجات کے آخر میں آپ لکھتے ہیں:

فَلْعُنْزِي مَا إِلَّا الْعَامِلُ بِالْكِتَابِ وَالْقَائِمُ بِالْقِسْطِ وَالذَّائِنُ بِدِينِ الْحَقِّ  
(احسان ابن اثیر ج ۲)

”مجھے اپنی جان عزیز کی قسم حاکم وہی ہو سکتا ہے جو کتاب اللہ پر عمل کرنے والا عدل و انصاف قائم کرنے والا اور دین حق پر کار بند رہنے والا ہو۔“

شہزادہ کونین حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے کردار کا جو آئینہ دکھایا ہے اس سے یزید کی پوری تصویر کھل کر سامنے آ گئی ہے۔ اس کے باوجود متعدد ثقہ مؤرخین اور علماء امت نے بھی یزید کی تاریک زندگی کے ہر گوشہ پر روشنی ڈالی ہے۔ تا کہ یزید کی یزیدیت اور شیطنیت کسی سے اوجھل نہ رہے۔ چنانچہ ابوالفداء حافظ ابن کثیر نے اپنی شہرہ آفاق تاریخ البدایہ والنہایہ میں یزید کے فسق و فجور کی ایک طویل فہرست نقل کی ہے جس کے چند جملے ہدیہ ناظرین ہیں۔



كَانَ قَدْ اَشْتَهَرَ بِالْمَعَارِفِ وَشَرِبَ الْخَمْرَ وَالْغِنَاءَ وَالصَّيْدَ وَاتَّخَذَ  
الْغُلَمَانَ وَالْقِيَانَ وَالْكَلاِبَ فِي النَّطَاجِ بَيْنَ الْكَبَاشِ وَالْذَّبَابِ وَالْقَرَدِ  
وَمَا مِنْ يَوْمٍ اِلَّا يُصَيِّرُ فِيهِ مَخْمُورًا۔  
(البدایہ والنہایہ جلد نائنم)

”کہ یزید کے متعلق یہ روایت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں کہ وہ ساز و راگ کا  
دلدادہ شرابی، سرود و نغمہ کا شیدائی، شکار کھیلنے کا شائق، خوب لڑکوں اور نو عمر حسین  
و جمیل گانے والی لونڈیاں اور شکاری کتوں کا شوقین تھا اور وہ سینگ والے  
مینڈھوں سانڈھوں اور بندروں کے درمیان لڑائی اور مقابلہ کرتا رہتا تھا  
سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ ہر صبح شراب کے نشہ میں مدہوش اٹھتا تھا۔“

یہ ہے یزید اپنے کردار کے آئینے میں

اللہ تعالیٰ ہمیں کتاب و سنت صحابہ کرام اور آئمہ اہل بیت عظام کی اتباع اور عقائد اہلسنت  
پر ثابت قدمی نصیب فرمائے۔ آمین

بجاء امام الانبياء والمرسلين عليه الصلوة والسلام الى يوم الدين

ریاض احمد صدیقی  
غُفْرَتُهُ وَلَوْ اَلَدَيْهِ

## پنجتن پہ لاکھوں سلام

حضرت محمد مصطفیٰ علیہ السلام

مُصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام | شمعِ بزمِ ہدایت پہ لاکھوں سلام  
جس سُبھانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند | اس دِلِ آفرز ساعت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ

سایہ مصطفیٰ مایہِ اصطفاء | عزو نازِ خلافت پہ لاکھوں سلام  
یعنی اس افضل الخلق بعد الرسول | ثانیِ اِشنینِ ہجرت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

وہ عمر جن کے اعدا پہ شیدا سقر | اس خدا دوست حضرت پہ لاکھوں سلام  
ترجمانِ نبی ، ہمزبانِ نبی | جانِ شانِ عدالت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ

دُرّ منشورِ قرآن کی سلکِ بہی | زورِ دو نورِ عفت پہ لاکھوں سلام  
یعنی عثمان صاحبِ قیصِ مہدی | حَلّہ پوشِ شہادت پہ لاکھوں سلام

حضرت سیدنا علی رضی اللہ عنہ

مُرتضیٰ شیرِ حق ، اَشجُّ الْأَنْجَعین | ساقی شیر و شربت پہ لاکھوں سلام  
شیرِ شمشیرِ زن شاہِ خیرِ شکن | پرتو دستِ قدرت پہ لاکھوں سلام

پارہ ہائے صحفِ غنچائے قدس | اہل بیتِ نبوت پہ لاکھوں سلام

ایک میرا ہی رحمت پہ دعویٰ نہیں  
شاہ کی ساری اُمت پہ لاکھوں سلام

## مؤلف کی دیگر تالیفات

# ذکر خاتم الانبیاء

رسول خدا ﷺ کی 63 سالہ مکی و مدنی حیاتِ مبارکہ از میلاد تا وصال پاک، ماہ و سال کے آئینہ میں حضور ﷺ کے آباؤ اجداد ازواج و اولاد اور بناتِ مطہرات کا نہایت دلنشین و حسین تذکرہ اپنے پیارے نبی ﷺ کی سیرت طیبہ اور حیاتِ مبارکہ سے باخبر ہونا ہر امتی کا فرضِ اولین ہے۔ اس مختصر مگر جامع کتاب میں حضور کی ساری تاریخِ حیات کا خلاصہ درج ہے جس کو پڑھ کر آپ کی حیاتِ مبارکہ کے نورانی جلوے آنکھوں میں سما جاتے ہیں۔



# مولائے کل

صحاح ستہ کی منتخب چالیس احادیث نبویؐ  
کمالات مصطفیٰؐ پر ایک لاجواب کتاب  
یعنی کمالاتِ رسول بزبانِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

## ریاض العارفین

مقبولانِ حق کا حسین تذکرہ قرآن و سنت کے سانچہ میں ڈھلی ہوئی ان کی مقدس زندگی،  
سادہ مگر دل میں اتر جانے والی ان کی باتیں، اللہ و رسول کے عشق و محبت سے  
لبریز، ان کے جذبات و حالات، بھٹکے ہوئے کاروانِ انسانیت کے لئے مشعلِ راہ ہیں  
چالیس سے زائد اولیاءِ کاملین کے احوال و تعلیمات پر مشتمل یہ کتاب۔

# سنتِ خلیل

قربانی کے مسائل و احکام اور قربانی  
کے فضائل و فلسفہ پر مختصر رسالہ

## احکام جمعہ و عیدین

نماز جمعہ و عیدین اور پنجگانہ جماعت کے  
مسائل و فضائل اور احکام پر ایک مدلل پیشکش

## مسائل الصیام

ماہِ رمضان المبارک کے اہم مسائل و فضائل  
اعتکاف نماز تراویح عیلة القدر صدقہ فطر اور عید الفطر  
کے مسائل و احکام پر مشتمل ایک مدلل رسالہ



# حیات محی الدین غزنوی

۱۳۲۲ھ // ۱۳۹۵ھ

سلطان المشائخ حضرت خواجہ غلام محی الدین غزنوی ثم نیروی قدس سرہ السامی گذشتہ صدی ہجری کی وہ نابغہ روزگار شخصیت ہیں جنہوں نے عمر بھر درس توحید و رسالت دیا، عشق نبوی کے جام لٹائے، ہزاروں گم کردہ راہ کو جادہ حق پر چلا دیا، صدہا جرائم پیشہ افراد کو اپنی خداداد نگاہ ولایت سے پاکیزہ زندگی بخشی اور خدا فراموش عناصر کو با خدا بنایا۔

آپ غزنی سے تشریف لائے بارہ سال اپنے مرشد پاک خواجہ محمد قاسم موہڑوی قدس سرہ العزیز کے زیر سایہ ریاضت و مجاہدہ کیا اور پھر ان ہی کے حکم سے وادی کشمیر میں چالیس برس شمع تبلیغ و ارشاد فروزاں رکھی جس کی روشنی میں آج بھی ہزاروں گم گشتہ شاہراہ ہدایت پر گامزن ہیں۔

زیر نظر کتاب ”حیات محی الدین غزنوی“ آپ کے سوانحی حالات و تبلیغ و ارشاد پر ایک جامع دستاویز ہے۔

قابل مطالعہ یادگار کتب آپ کے علمی ذوق کے عین مطابق

مشوالات کے مکمل

ذکر خاتم الانبیاء

احکام جمعہ  
وعیدین

سنت خلیل

بیان الارکان

مسائل الصیام

حیات محمدیؐ

ریاض العارفین